

ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۶) | مطبوعہ ۱۱ فروری ۱۸۹۸ء بروز جمعہ | جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

ہم نے ایک مضمون بعنوان برہمن بھائیوں کی سیوا میں پیسہ اخبار انیس ہند میرٹھ مطبوعہ ۴ فروری میں پڑھا - اور اس کو پڑھتے ہی مسیح خداوند کا وہ قول صادق پایا - کہ اونچے نیچے کئے جاوینگے اور نیچے اونچے کئے جاوینگے - اخبار مذکور فرماتا ہے کہ صاحبو ! یہہ بات تو ظاہر ہے کہ فی زمانہ ہر ایک قوم کو اپنی ترقی کی فکر پڑی ہوئی ہے - جگہہ جگہہ کمیٹیاں اور سبھائیں ہوتی ہیں ...... ہمارے علماء و فضلاء وقت نے اپنی اپنی بے بہا مساعی دیگر ترقی ملک کے لئے بیڑا اٹھایا ہے ...... ہمنے دنیا میں چاروں طرف دیکھ بھال کی - ہر ایک پہلو پہ نظر ڈالی مگر ایسا سست اور خواب غفلت میں سویا ہوا کسی قوم کو نہ پایا جیسا قوم برہمن کو ہر ایک قوم نے کوشش کی کہ رسومات بد کی جڑ کاٹ کر نیک رسومات کو اس میں داخل کریں ...... مگر اس افضل قوم نے اپنی آنکھ کھولکر بھی نہیں دیکھا کہ ہمارے گرد کیا ہو رہا ہے ... کمینوں اور خدمتگاروں کی فہرست میں داخل ہو جانا پسند کیا مگر گوش ہوش کھولنے کا نام نہ لیا ...... ہر ایک قوم نے انسداد اخراجات فضول اور اصلاح طرز معاشرت میں کوشش کی مگر اس قوم نے بھیک مانگنا ہی افضل سمجھا ...... حسد - بغض - کینہ بے مروتی - خودغرضی - رعونت - بزدلی اس کے دماغ میں بھری ہوئی ہے ...... ہائے ! وہ قوم جو کسی وقت میں فخر زمانہ گنی جاتی تھی آج اس کے لوگ کوڑی کوس دوڑتے ہیں اور پیٹ کو روٹی نہیں ملتی ... الخ - ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ آگے دن یہہ قوم زیادہ بربادی اور تنزل کا منہہ دیکھے گی - یہی ایک قوم تھی جس نے عزو تکبر کی گردن بہت اونچی اٹھائی ہوئی تھی یہی ایک قوم تھی جس نے باقی دنیا کے لوگوں کو جو ہم شکل خدا تھے پایہ تخت سے گرایا ہوا تھا - اسی قوم کے کارستانیوں کے نتیجے جو ذات بندی کے تعلق میں باقی ہند کے لوگ بھگت رہے ہیں - یہی وہ قوم ہے جس کی فوقیت عارضی حرف غلط کی طرح اب مٹتی جاتی ہے - اس قوم نے اپنے زعم و تصور میں آپ کو اوروں سے افضل بنایا اور اپنی اولوالعزمی کا سکہ جبر اور تعدی کے ساتھ جمایا آج وہی قوم کوڑی کو بکتی ہے - اور وہ خواب غفلت میں ایسی سوئی ہے کہ اس کا کروٹ لینا بھی محال ہو گیا ہے - خداوند مسیح کے فرمانے کے مطابق اس سے وہ بھی جو اس کے پاس ہے لیا جاتا ہے +

دیکھو ہندوں کی سوشل کانفرنس اس بات پر سلی ہے کہ فلاح قوم کے لئے نیچ ذاتوں سے نیک سلوک کیا جاوے اور ان کی تعلیم اور بہبودی کے لئے کچھ صورت نکالنی چاہئے مگر وہ تو کسوف و خسوف کی تعبیر میں لگے ہوئے ہیں اور ادہر مسیحیوں نے ان کی ترقی کا بیڑا عملی طور پر اپنے ہاتھ میں اٹھا لیا ہے - اور ہم پیش گوئی بھی کرتے ہیں جو قادیانی شیخ چلی والی پیش گوئی سے زیادہ وقر و وقعت رکھتی ہے کہ آگے دن نیچ ذاتیں جو آج تک پاؤں کی خاک گنی جاتی ہیں اور ذلیل اور پائمال کی جاتی ہیں اور پاؤں میں لتاڑی جاتی ہیں حکمران ہونگی اور ان کی خدمت بجا لانے کے لئے برہمن قوم کوڑی کوس دوڑتی پھریگی +

+ + + + +

+ + +

+

نُورافشاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

پادری۔ یج گولک ناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب۔ } اسسٹنٹ

پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی۔ سی اپل صاحب } ایڈیٹرز

مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی یا ور تحفہ محمدی وغیرہ شرافت اور حسن اخلاق ملکہ داب اسلام کے جامہ سے باہر ہو کر بہت کچھ بے تکی ہانک رہے ہیں۔ اور مسیح خداوند پر بہتان لگا رہے ہیں۔ سچ تو یہہ ہے کہ محمد صاحب کی اولوالعزمی قایم کرنے کے لیے مسیح خداوند کے مقابلہ میں مصداق نور سحر کے مقابلہ میں تاریکی محمد صاحب کو کھڑا کیا جاتا ہے۔ اس امر پر بہت کچھ مباحثہ اور مناظرہ ہو چکا ہے اور بہت سے مسیحی مرد میدان بنکر جولیت کی للکار کو بند کر چکے ہیں۔ مگر حال میں مسٹر اکبر مسیح کے دلایل دربارہ عدم عصمت محمد صاحب ایک ایسا ہی دلچسپی کا ڈھنگ دکھلا رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آنجناب کے رسالہ "شہادت قرآنی بر کلمہ رحانی" جو مولوی موصوف "عصمت انبیا" پر جواب الجواب ہے دیکھ دیکھ کر اندر ہی اندر طیش میں آتے ہونگے۔ اور جب کچھ اور بن نہ آئی تو دل میں یہہ ٹھانی کہ اور نہیں تو بہ حیثیت منہہ پھٹ جواب دیکر ہی خاکہ اُڑائیں۔ چنانچہ یہہ نہ دیکھا کہ جو زہر اگلا اور چھینٹے گرائے وہ اُن کے اپنے ہی منہہ پر پڑے۔ بھلا عصمت کے نسبت محمد صاحب کا مسیح خداوند کے ساتھ کیا مقابلہ چہ نسبت خاک را بعالم پاک۔ بھلا موجودہ رسالہ "امہات المؤمنین" کی نسبت آپکا کیا خیال ہوگا۔ عیاں را چہ بیاں۔

ایک طرح سے ہم مولوی صاحبان کے مشکور ہیں کہ اُنہوں نے مسیح خداوند پر بہتان لگا کر بہت حق پرستوں اور راستی پسند علما کو زیادہ مسیح کی زندگی نامہ کے مطالعہ کی طرف رجوع کیا ہے۔ چنانچہ کشف الحقایق نے مخالفین کے مُنہہ بند کرنے کے لیے مسیح کی اصلی حالت کا خلاصہ لکھنا شروع کر دیا ہے۔ جو جنوری ماہ ہذا کے پرچے سے شروع ہے ✦

ایک مذہبی جلسہ بڑے دھوم دھام سے مقام پھلور ضلع جالندھر میں فراہم ہوا۔ لدھیانہ سے دو پادری صاحبان اور چند مسیحی لڑکے بورڈنگ سکول کے شریک جلسہ تھے۔ بہت سے صاحبان بسار پھلور اور تحصیلدار صاحب بھی معہ عملہ اس جلسہ میں حاضر تھے۔ لڑکوں نے باجے کے ساتھ رسیلی آواز سے مسیحی بھجن اور غزلیات گائے اور سامعین کو محظوظ کیا۔ اس کے بعد پادری صاحبان نے یکے بعد دیگرے درس سنائے۔ جن کو حاضرین جلسہ نے دلی توجہ سے سُنا۔ اس کے بعد کچھ مذہبی چرچہ بھی شروع ہوا۔ سکھ صاحبان نے یہہ دکھلانا چاہا کہ نانک کی تعلیم کا اثر قوم پر نیک واقع ہوا ہے۔ تواریخ اس امر کی شاہد ہے کہ سکھ مذہب کا اپنے فروغ کے زمانے میں قوم پر کچھ بھی نیک اثر پیدا نہیں ہوا۔ دیکھو ایک صدی کے اندر ہی اندر مسیحی مذہب کے طفیل کیا کچھ نمایاں ترقی اس ملک میں ہوئی ہے ملکی بہبودی اور ترقی کے بارے میں کوئی دقیقہ بھی فروگذاشت نہیں کیا گیا ہے۔ ہر ایک سمت اور ہر پہلو میں تہذیب اور روشنی ہی کی صورتیں نظر آتی ہیں۔ نانک کی تعلیم کا اثر قوم کی تمدن اور اخلاق پر کیا پڑا ہے۔ کیا ذات کی بحر الاخلاق تمیز مٹ گئی ہے؟ ہرگز نہیں ذات کی سخت قید بدستور جاری ہے ✦

ہم بخوشی تمام پادری۔ ای پی نیوٹن صاحب کے مضمون کا ترجمہ بعنوان مشن کے کام کے مختلف طریقے درج اخبار کرتے ہیں۔ مضمون زیر بحث دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ اور جو مقصد مد نظر ہے اس میں کسی کو کلام نہیں۔ مگر جو طریقے تجویز فرمائے گئے ہیں اُن پر مشن کی طرف سے کوئی عملی کارروائی ظہور میں نہیں آئی۔ ہم سلف سپورٹ کے اصول سے کلیہ اتفاق رکھتے ہیں اور اس امر پر زور دیتے ہیں کہ ہماری کل نوخیز جماعتوں کی ترکیب اسی بنا پر ہونی چاہیے۔ مگر ساتھ ہی ساتھ یہہ امر بھی ضروری ہے کہ مسیحیوں کی تعلیم کے لئے کوئی خاطر خواہ بندوبست ہونا چاہیے۔ ہمارے خیال میں پادری صاحب موصوف کے مضمون میں اس امر پر کمی پائی جاتی ہے۔ ڈاکٹر نیویس صاحب کا برتاؤ ملک چین میں ایسی جماعتوں کے ساتھ پڑا جو بمقابل ہند کی دیہاتی جماعتوں کی ذہانت اور ذاتی علم میں اعلیٰ معیار رکھتے ہیں۔ علاوہ بریں وہ اشخاص جو مدرس یا آسودہ حال کسب اور ہنر کے کاریگر تھے وہ مسیحی مرید ہونے کے بعد بھی اپنے کاموں کو بلا مزاحمت جاری رکھ سکتے تھے کیونکہ وہاں کے لوگوں میں ذات کی تمیز نہیں ہے۔ ایسوں کو دو ایک ماہ کیلئے سال بسال روحانی تعلیم دیدینا کلیسیا کی بڑھتی اور ترقی کے لئے کافی متصور ہو سکتا ہے مگر یہاں کے نیچ ذات کے مسیحیوں کے لئے یہہ اندازہ نہیں ہو سکتا علاوہ کاریگروں کے لئے تو بہت مشکل آن پڑتی ہے وہ عیسائی ہونے کے بعد خارج کئے جاتے ہیں اور مشکل تمام اپنے لوگوں میں صورت معاش پیدا کر سکتے ہیں۔ ہمارے خیال میں دیہاتی جماعتوں میں مشن کے کام کی زیادہ توجہ ہونی چاہیے۔ ہمارے خیال میں زیادہ اور لایق اشخاص کی تعلیم کے کام کے لئے ضرورت ہے عمل دینے کی تعلیم برابر دیتے چلے جاؤ اور اسباب پر بھی زور دو کے آتوار کی اور دیگر عبادتیں توسل ایسے اشخاص جلد جو اختیاری ہو دیں حتی کہ جماعت ایک اپنے ہی مناد کو سنبھالنے کے قابل ہو جاوے مگر ساتھ ہی ساتھ ہماری یہہ بھی دعا ہو کہ کھیت کا مالک مسیحی مذہب کی صداقتوں کے تعلیم دینے میں لایق اشخاص اپنے کھیت میں بھیجے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مشن کا مناد کہنا بالکل صفحہ ہستی سے مٹ جاوے مگر جب تک مناد کی جگہہ مسیحی اُستاد مقرر نہ ہووے یہہ نہیں ہو سکتا۔ یہہ امر محال ہے کہ دیہاتی جماعتیں محض جہالت میں چھوڑی جاویں۔ علاوہ ہمارے خیال میں وہ اس قابل نہیں ہیں کہ اپنا بندوبست آپ کریں کسیقدر نگرانی کی ضرورت ہے۔ ہماری رائے میں ہمارے نیو اور دیگر مدرسجات علم الٰہی کو ایسے اشخاص کے مہیا کرنے میں آمادہ ہونا چاہیے جو تعلیم دینے کے کام کے لایق ہوں اُن کو منادی کرنیکا بھی مجاز ہو اور دیہات میں دورہ بھی کریں مگر اُن کا مخصوص کام تعلیم دینے کا ہو ✦

مُراسلات

مشن کے کام کے طریق

گذشتہ سالیانہ جلسہ میں مشن نے یہہ تجویز کی۔ کہ میں بطور کمیٹی مقرر ہوکر ڈاکٹر نیویس صاحب کی کتاب مسمی بہ "مشن کے کام کے طریق" کا مطالعہ بدیں مراد کروں۔ کہ آیا مشن اس کے بموجب کارروائی کرے۔ اور اسی خاص مضمون پر مشن کے حال کے جلسہ میں ایک کانفرنس منعقد ہو۔ جس میں میں میر مجلس ہوؤں +

چونکہ ہم میں سے بعض اشخاص نے کتاب مذکورہ فی الحال نہیں پڑہی ہوگی۔ اس لئے اُس کے مضمون کا مختصر پیش کرنا بہتر ہوگا۔ لیکن اس سے پیشتر میں یہہ جتانا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اگرچہ مشن کے کام کے بندوبست کا یہہ طریقہ پہلے پہل ملک چین میں ڈاکٹر موصوف نے قایم کیا۔ اور اس سے بڑی ترقی بھی ہوئی۔ تاہم یہہ سمجھنا کہ یہہ صرف آپ ہی کا خیال تھا۔ جس سے آپ دیگر مشنریوں اور خصوصاً ملک چین کے مشنریوں کے خیالات اور کاموں کے مخالف استادہ رہے۔ غلط ہوگا۔ اُس ضلع میں جہاں آپ نے اپنی کتاب لکھنے کے عرصے میں رہتے تھے۔ ہمارے بورڈ اور انگلش بپٹسٹ اور امریکن بپٹسٹ مشن کے مشنریوں میں آپ کے طریق کے پیرو ہونے کی خواہش جاری تھی +

ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہہ سسٹم بہ نسبت اُس پُرانے سسٹم کے جو چند سال سے ملک چین میں عام رایج تھا۔ نیا ہے۔ جیسا کہ جہاں تک میں جانتا ہوں۔ ملک ہند میں آجکل ہے۔ ان ہر دو طریقوں کا عام فرق یہہ ہے۔ کہ پُرانا طریق بہت کچھ دیسی پیڈ کارگذاری پر موقوف ہے۔ لیکن نیا طریقہ اس کارگذاری کو کم کرنا چاہتا ہے۔ یا برعکس ازیں اُن کا مفصل فرق اس طرح بیان ہو سکتا ہے۔ کہ دونوں طریقے آخرکار خود مختار۔ خود اعتبار اور پیش قدم کلیسیاؤں کا برپا ہونا چاہتے ہیں۔ سو اس غرض کو پُرانا طریقہ اس طرح پورا کرتا ہے۔ کہ کلیسیاؤں کی مدد فارن فنڈ کے ذریعہ اُس درجہ تک کیجائے۔ جہاں سے وہ از خود آزاد ہو سکیں۔ اور پھر ایسے فنڈ کی مدد رفتہ رفتہ بند کر دی جائے۔ لیکن نیا طریقہ اس کی تکمیل اس طرح کرتا ہے۔ کہ کلیسیاؤں کے قایم ہونے ہی سے خود مختاری اور خود اعتباری کے اصول اُن کے درمیان قایم کئے جائیں۔ ان دونوں خیالات کا فرق اُن کے بیرونی عملی کارروائی سے زیادہ صفائی کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ پُرانے طریق کے پیرو آزادانہ اور آسان طور پر دیسی کلیسے کے لایق اور ہوشیار ممبروں کو تنخواہ دے کر کتب فروشوں۔ کیٹی کسٹوں۔ سکرپچر ریڈروں۔ اور بائبل ویمن کے عہدوں پر مقرر کرتے ہیں۔ لیکن نئے طریق کو اختیار کرنے والے سمجھتے ہیں کہ ایسے اشخاص کا اپنے اصلی مقاموں اور پیشوں میں قایم رہنا اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے زیادہ مستفید ہوگا +

طریقہ کا بیان کرکے اب میں چند فقرے نقل کرکے یہہ دکھلاتا ہوں۔ کہ یہہ کس طرح مقرر ہوا۔ اور اس سے کیا کیا نتایج برآمد ہوئے۔ لیکن اس سے پیشتر میں پھر مذکورہ بالا تعریف ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ نیا طریق دیسی کارندوں کے نوکر رکھنے کو کم کرنے میں کوشاں ہے۔ اور نیز یہہ اسبات کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ کہ ایسی کارگذاری سراسر بند نہیں ہوئی۔ اور ہونی بھی نہیں چاہئے۔ بیشک ڈاکٹر نیویس صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "میں اس بات کو مانتا ہوں۔ کہ تجربہ کار دیسی خادم کم و بیش نوکر رکھے جائیں"۔ کہاں تک؟ وہ اس کے ضمن میں یہہ بات پیش کرتے ہیں۔ کہ ساٹھ گاؤں سے زیادہ جن میں عیسائی جماعتیں قایم تھیں۔ میری حفاظت میں تھے۔ اور میرے مکان سے جو شہر چیفو میں تھا۔ ۲۰۰ میل کے فاصلہ پر ارد گرد کے مختلف اضلاع میں واقع تھے۔ اور نہ وہاں ریل جاری تھی۔ جس وقت میں نے اپنی کتاب لکھی۔ اُس وقت میرے فقط دو مددگار تھے۔ جو کسی قدر مجھ سے اور کسی قدر وہاں کے مسیحیوں سے پرورش پاتے تھے۔ ان میں سے ایک کے ماتحت ۴۰ عیسائی جماعتیں تھیں۔ اور ان میں وہ ہر دو ماہ میں ایکدفعہ جایا کرتا تھا۔ اور دوسرے کے اختیار میں ۲۰ گانوں تھے۔ اور وہ اُن کے سوائے اپنا وقت بشارت کے کام میں بھی صرف کرتا تھا۔

بپٹسٹ مشن کے اسٹیشن بھی اس علاقہ میں تھے۔ جن کے درمیان ایکہزار عیسائی تھے۔ اور وہاں کے ایسے آدمیوں کی سعی و کوشش سے قایم ہوئے۔ جو مشن کے نوکر نہ تھے۔ اُن کے چینی تنخواہ یابندہ سات مددگار تھے۔ ایک دیسی پاسٹر جو شاید کلیسے سے پرورش پاتا۔ چار مبشر جو مشن میں کام کرتے اور دو ایلڈر جو دیسی عیسائیوں سے پرورش پاتے۔ بپٹسٹ مشن نے چند گذشتہ سالوں میں دونوں طریقوں کو اُسی فیلڈ میں آزما کر دریافت کیا۔ کہ وہ مقامات جو پیڈ ایجنٹوں (Paid agents) کی محنت کا ثمرہ ہیں۔ بہ نسبت اُن مقامات کے جو خودمختاری کے اصول پر اُن لوگوں کی یعنی ارد گرد کے دیہات اور اضلاع کے لوگوں کی والنٹری کوششوں کے ذریعہ قایم ہوئے۔ زیادہ کمزور اور ناپائیدار ہیں۔ اور اُن میں سے بعض بالکل منہدم ہو گئے۔ جوں جوں اُس مشن کے چرچ ممبروں کی تعداد بڑہتی گئی۔ ووں ووں اُنہوں نے پیڈ کارندوں کی تعداد بجائے بڑہانے کے نصف کم کر دی۔

ڈاکٹر نیویس صاحب نے اپنے اسٹیشنوں کے متعلق نو مریدوں کی تعداد بیان نہیں کی۔ لیکن آپ بیان کرتے ہیں کہ وہ تعداد جو آپ کے اور جناب مسٹر کاربیٹ صاحب کے اختیار میں تھی۔ جنہوں نے آپ کے بعد کام شروع کیا۔ اور جس کی وسعت بھی کم ہے۔ ۲۵۰۰ آدمیوں کی ہے۔

آپ ان تمام گانوں کا سال میں دو بار دورہ کیا کرتے تھے۔ ان دوروں اور آپ کے ان دو دیسی مددگاروں کے دوروں کے عرصہ میں اسٹیشنز وہاں کے عیسائیوں پر چھوڑے جاتے تھے۔ اور اُن کی محافظت کے لئے کوئی نوکر اُستاد یا پاسبان مقرر نہ تھا۔ لیکن ہر ایک اسٹیشن سے ایک یا دو وہاں کے ممبر اپنی خوشی اور مرضی سے اتوار کی عبادت کرواتے۔ اور کلیسیا کے عام روحانی فایدہ کی طرف بھی توجہ رکھتے تھے۔ ڈاکٹر نیویس صاحب فرماتے ہیں کہ گویا یہہ میرا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ اِس ملک کے اُن مسیحیوں کے عیسوی علم کی اِستعداد جو کسی ملازم پاسبان یا مبشر کی نگرانی میں نہیں ہیں۔ بہ نسبت اُن کے جو ایسی حفاظت میں ہیں۔ عمدہ ہے +

عبادات چہار حصص پر مشتمل ہیں۔ اوّل۔ ایک قسم کا سنڈے اسکول ہے۔ جس میں لیڈر اور اُس کے ماتحتوں کے ساتھ ہر ایک آدمی حاضر ہوا کرتا ہے۔ تاکہ پڑھنا سیکھے۔ بائبل کی آیات حفظ کرنے۔ بائبل کی حکایتیں سُنانے یا سوال و جواب وغیرہ کے یاد کرنے کا مطالعہ کرے +

دوئم۔ زیادہ تر باقاعدہ عبادت ہے۔ جس میں گیت گائے جاتے۔ اور بائبل کسی قدر شرح اور تفسیر کے ساتھ پڑھی اور دعا مانگی جاتی ہے۔ ان سب میں پون گھنٹے سے زیادہ وقت صرف نہیں ہوتا +

سیوم۔ بائبل کی حکایتوں کی مشق ہے۔ کوئی شخص جو اسی مدعا کے لئے پہلے مقرر ہوا تھا۔ کھڑا ہو کر حکایت سُناتا ہے۔ ازاں بعد جماعت کا لیڈر متفرق اشخاص سے یکے بعد دیگرے اُس حکایت کے مسلسل حصے پوچھتا ہے۔ اور پھر سب حاضرین اُس سے استخراج نصایح و فرایض میں شریک ہوتے ہیں۔ اکثر ایک حکایت سے زیادہ کے لئے وقت نہیں رہتا۔ اور بعض اوقات وہ ایک بھی دو اتواروں میں پوری ہوتی ہے۔

چہارم۔ اگر وقت ہو۔ تو سوالی مشق ہوتی ہے جس میں سب شریک ہوتے۔ تاکہ جو کچھ اُنہوں نے پڑھا ہے۔ اُس کے معنے زیادہ صاف اور منکشف ہو جائیں۔ مثلاً دعائے ربانی۔ دس احکام۔ چیدہ آیات بائبل۔ نوشتوں کی کوئی کتاب یا کوئی خاص مضمون مثلاً خیر خواہی کا فرض وغیرہ وغیرہ +

لیڈر بعضے وقت دستور کے مطابق اپنے ہی اسٹیشنوں سے چنے جاتے ہیں۔ اکثر اوقات لیڈر وہی آدمی ہوتا ہے۔ جس نے اپنے متعلقہ اسٹیشن کو قایم کیا ہو۔ اور جس کی کوشش سے اور لوگ کلیسیا میں شامل ہوئے ہوں۔ لیڈروں کے مقرر کرنے میں بعضے وقت بڑی دقت ہوتی ہے۔ اور کبھی کبھی ایک آدمی بھی بمشکل ملتا ہے۔ اسٹیشن میں شاید ایک بھی ایسا نہیں ہوتا۔ جو پڑھنا جانتا ہو۔ ایسے موقعہ پر اگر کوئی کمزور اسٹیشن زیادہ مضبوط اور پرانے اسٹیشن کے نزدیک ہو۔ تو وہ اُس کے ساتھ عبادت کر سکتا۔ اور اُس سے تعلیم پا سکتا ہے۔ یا پرانے اسٹیشن کا کوئی ممبر اگر اپنے کمزور بھائیوں کے ساتھ اتوار کو صرف کرتا ہے۔ اُمید ہے کہ دیسی مددگار ایسے کمزور اسٹیشنوں کی مدد اور حفاظت کرتے ہیں۔ اور اکثر اوقات ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ جو مرد اور عورتیں پہلے پہل پڑھ نہیں سکتے تھے۔ محنت کر کے پڑھنا سیکھ گئے۔ اور بائبل بھی پڑھ سکتے۔ بلکہ اپنی جماعتوں میں لیڈر بنکر اُن کو بھی سکھا سکتے ہیں +

گرجا گھر یا عبادتخانے بنانا اور درست کرنا انہیں دیسیوں کے سپرد ہے۔ اور اکثر کرکے وہ کوئی علیحدہ مکان نہیں رکھتے۔ بلکہ رہایشی مکان کا ایک حصہ ہی عبادتخانہ بنا لیتے ہیں۔ بعض اوقات ایسے مکانات کرایہ پر لئے جاتے ہیں۔ اور چند مقاموں میں نئی عمارات خاصکر عبادت کے لئے بنائی گئی ہیں۔ جب کبھی ایسا موقعہ ہوتا۔ تو دیگر دیہات کے مسیحی اپنے چندہ سے مدد کرتے اور وہ چندہ عمارت کی قیمت کا قریباً دسواں حصہ ہوتا ہے +

ڈاکٹر نیویس صاحب کی تجویز میں ایک ضروری حصہ یہہ تھا۔ کہ اپنے دولتخانہ پر جو شہر چیفو میں تھا۔ بائبل ٹریننگ کلاسوں کو قایم کریں۔ اِس لئے کہ اُن کو دیہاتی اسٹیشنوں میں جانے کے لئے کم فرصت ملتی تھی۔ اُنہوں نے یہہ تجویز کی۔ کہ اُن دیہاتی جماعتوں کے لایق شرکا کی شہر چیفو میں تعلیم پانے کی نیت سے دعوت کریں۔ اور بوقت مراجعت اُن کو اچھی طرح سمجھا دیا جاتا تھا۔ کہ جو کچھ اُنہوں نے سیکھا ہے۔ دوسروں کو بھی بتلاتے رہیں۔ اور نیز اِس خدمت کے صلہ میں وہ کسی قسم کی پرورش مشن سے نہ پائیں گے۔ بلکہ پہلے کی طرح اپنے قدیمی پیشے قایم رکھیں۔ یہہ جماعتیں موسم سرما و گرما کے ایام میں فراہم ہوا کرتی تھیں۔ اور اُن کے جلسے ڈیڑھ سے دو ماہ تک رہتے تھے +

کئی بار ضرور ہوا۔ کہ جماعتوں کے ممبروں کو گھر لوٹتے وقت سفر خرچ دیا جائے۔ کیونکہ وہ روپیہ جو اپنے ہمراہ لائے تھے۔ اختتام تعلیم سے پیشتر خرچ ہو جاتا تھا۔ مگر چند برس سے سب اپنے آنے جانے کا خرچ اپنی ہی گرہ سے دینے لگے ہیں۔ اُن کے قیام کے عرصہ میں وہ مشنریوں کے مہمان سمجھے جاتے۔ اور مکان اور خوراک انہیں سے حاصل کرتے ان جماعتوں میں گاہے گاہے ۲۰ طلبا تک ہوتے۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ یہی اشخاص ہر سال آیا کرتے ہیں +

ڈاکٹر نیویس صاحب کے پریکٹیکل کام اور نتایج کے متعلق اور بھی کئی ایک مفید باتیں کہی جا سکتی ہیں۔ لیکن اُن کی اظہار کیفیت کے لئے یہی بس ہے۔ اور اب دو سوال ہیں جن پر اس کانفرنس کے عرصہ میں ہماری خاص توجہہ مطلوب ہے + اور وہ یہہ ہیں۔ اوّل۔ کہ آیا یہہ اصول ہمارے ہندوستان کے کام میں استعمال ہو سکتے ہیں۔ یا نہیں۔

دوئم۔ اگر ان اصولوں پر عمل درآمد ہو تو اُن سے کچھ نہ کچھ فایدہ ہوگا یا نہیں۔ دوسرے سوال پر میں پہلے غور کرونگا۔ میری دانست میں اگر کوئی آدمی ہمارے ساٹھ برس سے زیادہ کے پرانے طریق پر عامل ہونے کے نتایج پر غور کرے۔ تو وہ اُس کے ناپایدار نتایج کو جلد معلوم کریگا۔ یہہ بات نو مریدوں



کے شمار کی نسبت نہیں۔ بلکہ کلیسیاؤں کی مصنوعی حالت کے مطابق ہے۔ کیونکہ ہماری کلیسیائیں تاحال غیر ملکی امداد سے آزاد نہوئی اور نہ اور جانب میں زور آور ہو کر خود مختارانہ ترقی کرتی ہیں۔ اور یہی دونوں باتیں موت و صحت کی علامتیں ہیں۔ میرے کلیسیاؤں کو مصنوعی کہنے کا یہہ مطلب ہے۔ کہ اُن میں ایسے اشخاص شامل ہیں۔ جو اپنے اصلی مکان سے اور آبائی پیشوں سے الگ کئے گئے۔ اور اُن کی روزی امریکہ کے روپیہ پر محدود ہے۔ یہہ سچ ہے کہ وہ اس کے عوض کام کرتے ہیں۔ لیکن یہہ بات بھی ایسی ہی برحق و راست ہے۔ کہ اگر ہمارے اسٹیشنوں میں سے مشن کسی اسٹیشن کو توڑ ڈالے تو وہاں کی کلیسیا بھی اُسی کے ساتھ ہی معدوم ہو جاویگی۔

آیا یہہ نتیجہ ہمارے طریقہ کا ثمرہ ہے یا نہیں۔ اس پر مختلف رائیں ہو سکتی ہیں۔ میری رائے یہہ ہے۔ کہ یہہ نتیجہ ہمارے ہی طریقہ کا پھل ہے۔ خواہ ہم اس رائے کو منظور کریں یا نہ کریں۔ یہہ بات صاف ظاہر ہے۔ کہ ڈاکٹر نیویس صاحب اور چین کے دیگر مشنری صاحبان نے متفرق طریقوں کی پیروی کر کے اچھے اچھے نتایج حاصل کئے ہیں۔ پھر واجب ہے۔ کہ ہم اُن طریقوں پر غور کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ اُن کے استعمال سے بہتر نتایج منتج ہوتے ہیں یا نہیں۔

مشن کے بکثرت تنخواہ یابندہ مشنروں کے رکھنے پر ڈاکٹر نیویس صاحب کے مفصلۂ ذیل اعتراض ہیں۔ اور میں خیال کرتا ہوں۔ کہ وہ اس ملک کی نسبت بھی ایسے ہی صحیح اور درست ہیں۔ جس طرح ملک چین کی نسبت ہیں۔ وہو ہٰذا۔

۱۔ ایسے ملازم اُن جماعتوں پر جن کے متعلق وہ کام کرتے ہیں۔ مضر تاثیر ڈالتے ہیں۔ شاید دیہاتی مسیحیوں کے بیچ کوئی ایسا ہوشیار اور لایق آدمی ہوگا۔ جو اُن کی خبرگیری بخوبی کر سکتا ہے۔ اگر ایسا آدمی برطرف کیا جائے۔ تو اُس جماعت کے لوگوں کو بُرا معلوم ہوگا۔ اور اُس کو بھی نیکی کرنے کا ایسا موقع پھر کبھی دستیاب نہوگا۔ اور اگر وہ اُسی گانوں میں رہے۔ اور مشن کی جانب سے چند لڑکوں کے پڑھانے یا لوکل چرچ کے عام فائدہ کی نگرانی کرنے کے باعث کچھ ماہوار پائے۔ تو اس سے وہاں کے بے نوکر مسیحیوں کے دلوں میں دشمنی حسد اور بدگمانی کی آگ مشتعل ہوگی۔ اور اس طرح سے اُس کی نیک تاثیر اُن پر کم ہو جائیگی۔

۲۔ کسی ایسے شخص کو خاصکر جو نیا مرید ہو منادی کے کام پر نوکر رکھنا۔ اُس ہی کو نقصان پہنچاتا ہے۔ شاید وہ ایسی جگہہ مقرر ہوا ہو۔ جہاں مسیحی خصلات قوار زور نہیں پکڑ سکتے ہیں۔ اور ایسے شخص جو اپنی اصلی حالت میں کسی قسم کے پیشہ اچھی طرح پر کرتے تھے۔ مثلاً۔ بننا۔ جوتی بنانا باغ یا زراعت وغیرہ۔ جب وہ اپنے پیشوں سے ہٹائے جاتے۔ اور منادی یا بائبل پڑھانے کے کام پر مقرر کئے جاتے ہیں۔ تو اکثر دیکھا گیا کہ یہہ آدمی اپنے نئے کام میں جس کے لئے وہ پوری لیاقت نہیں رکھتے ہیں۔ بالکل سُست ہو جاتے ہیں۔ اور بیدلی کے ساتھ اپنے ظاہرا فرائض ادا کرتے ہیں۔

اگرچہ اِن میں سے بعضوں کے کام تسلی بخش ثابت نہیں ہوئے ہیں۔ تو بھی وہ سال بسال اپنے عہدوں پر قایم رہتے ہیں۔ کیونکہ یہہ بھی ناواجب ہے۔ کہ وہ موقوف ہو کر معاشرت کے ایسے طریق پر واپس جائیں۔ جس کے وہ لایق نہیں۔ اور نہ جس کے ذریعے اپنی روزی کما سکتے ہیں۔ بعضوں نے موقوفی کے رنج و الم بھی اُٹھائے ہیں۔ اور کبھی ایک اسی وجہہ سے کلیسیا کے بھی دشمن بن گئے۔ اور بعض اوقات مسیحی ایمان سے بھی انکار کیا۔

۳۔ یہہ طریقہ خواہ منادوں یا کلیسیا کے شرکا اُن کے صدق و کذب کے مابین تفریق مشکل کرتا ہے۔ جب تک ہم اسپر کاربند رہیں گے۔ ہم اُن وسایل سے جن سے کھوٹوں کو کھروں سے علیحدہ کر سکتے ہیں۔ محروم رہیں گے۔ کیا ہم نومریدوں کے حسب منشا سمجھنے سے بُرے بنا قایم نہیں کرتے یا بے فائدہ ایسی بنیاد کے بنانے کی کوشش نہیں کرتے ہیں۔

۴۔ طریقہ ملازمت دیرآنا طریقہ (روزگاری صورت کے پیدا کرنے۔ اور ملازم عیسائیوں کی تعداد کے بڑھانے کی طرف راجع ہے۔ ہاں بیشک یہہ درست ہے۔ کہ بہت سے ملازم کارندے (Paid agents) سچّے مسیحی ہیں۔ اور سچّے ایمانداروں کو بھی کلیسیا میں لاتے ہیں۔ میں اس جگہہ سسٹم کی بُرائی ظاہر کر رہا ہوں۔ نہ کہ عیسائی بھائیوں کی عیب چینی۔

بعض اوقات اب اتفاق ہوا ہے۔ کہ کوئی آدمی وعظ کی باتیں علانیہ بڑے دھیان سے سنتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جو کچھ اُس نے کہا۔ اُس کے سمجھنے اور جاننے کی کم پرواہ کرتا ہے۔ اور جب کبھی اُس کو موقع ملتا۔ وہ واعظ سے بھی پوچھتا۔ کہ آپ کو کیا تنخواہ ملتی ہے۔ شاید یہہ شخص ایک سرگرم متلاشی بن جاتا۔ اور بپتسمہ کے امتحان میں بھی عمدہ طور پر کامیاب ہو جاتا۔ لیکن اُس نے عیسائیت کا شوق صرف ایک مقصد برآری کے لئے ظاہر کیا۔ جب یہہ زردوست انجیل کسی کلیسیا میں شامل ہوتی۔ تو ایک عجیب خود اختاری کی قوت اُس کی ہوتی۔ اور اپنی جنس کے موافق خود انتشاری کے عالمگیر قانون کی تقلید کرتی ہے۔ زردوست مشنری۔ لائنسیٹ۔ یا بائبل ویمن اپنی طرف زردوست متلاشیوں کو اسطرح کھینچ لیتا ہے۔ جس طرح مقناطیس لوہے کو کھینچ لیتا ہے۔ اور یوں کلیسیا میں ایسے نالایق شرکا کا داخل کرنا بہ نسبت اُن کے علیحدہ رکھنے کے آسان ہے۔ ایسی حالت میں کلیسیا کو بہت ہی کم فائدہ نصیب ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ بوجھ کی طرح اُس پر لٹکے ہوئے ہیں۔

۵۔ طریقہ ملازمت بے نوکر (Unpaid agents) کارندوں کے والینٹری خدمت کو روکتا ہے۔ جب سے مشن نے مردوں اور عورتوں کو ایسی خدمات پر نوکر رکھنے کی سبیل

اختیار کی ہے۔ تب سے کلیسیا کے آزاد ممبروں کے دلوں میں یہہ خیال جاگزین ہورہا ہے۔ کہ انجیل کی بشارت صرف انہیں کے ذمہ ہے۔ جو مشن کے نوکر ہیں۔ کیا وہ اصول جن کے ذریعہ سی۔ ام۔ ای۔ سوسائٹی ترقی کر رہی ہے۔ تمام کلیسیاؤں کو عمل میں نہ لانے چاہئیں۔ مثلاً ہر ایک عیسائی مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ حتی المقدور اوروں کو مسیحی تعلیم دیں۔ اب سوال لازم ہے۔ کہ آیا ہمارا یہہ طریقہ ایسے کام کے حوصلے کو کم کرنے کی ترغیب نہیں دیتا۔ یہہ سچ ہے۔ کہ جہاں کہیں یہہ دونوں طریقے یعنی طریقہ ملازمت اور والینٹری اکٹھے عمل میں لائے جاتے ہیں۔ وہاں پچھلے طریقے (والینٹری) کی محنت کو ضرر پہونچتا ہے۔ پرانے طریق پر یہی سخت اعتراض ہے۔ کہ یہہ ہر روز کے کام میں مداخلت کرنا۔ اور اُن کی کامیابی کو روکدینا ہے۔

۶۔ پرانا طریق دیسیوں اور ولائیتیوں کی نظروں میں مشنری کام کے نتایج کو کم قدر کرتا ہے۔ اہل مشرق کے درمیان یہہ مثل۔ "روٹی کے عیسائی" مشہور ہے۔ اگرچہ یہہ سخت الفاظ بہت دیسی عیسائیوں کی نسبت صحیح نہیں۔ توبھی یہہ اُن لوگوں نے کہے ہیں جنہوں نے اس ملک کے عیسائیوں کی حالت دیکھی۔ اور غربی ممالک میں جا کر بیان کی ہے۔ ایسی باتوں سے مشن کے کام کو اُن آدمیوں کی نظروں میں جو اُسکے ہمدرد مددگار ہیں نقصان پہنچتا ہے۔ پیڈ ایجنٹ سسٹم کا بُرا اثر ہندو اور مسلمان لوگوں پر اس سے بھی زیادہ ہے۔ اس ملک کے غیر عیسائی لوگوں کا دیسی منادوں کی نسبت یہہ عام خیال ہے۔ کہ وہ خود غرضی سے کام کرتے ہیں۔ جب ایسے شخص جان لیتے۔ کہ فلاں منادی ~~المقیقت~~ مشن سے پرورش پاتا ہے۔ تو وہ اپنے اصلی خیال پر مستحکم ہو جاتے۔ اور ہم اُن کے اس خیال کو کیونکر رد کر سکتے ہیں جس حال شاذ و نادر اس ملک میں کوئی کام بلا غرضانہ ہوتا ہے +

۷۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ روپے اور پیڈ خدمت کے اندھا دھند استعمال نے ہماری جذبات کو لنگ اور عاری کر دیا ہے۔ اور ایسے کمزور اور ناپائیدار عیسائی مہیا کئے ہیں۔ جن سے بہتر دیگر صورتوں سے دستیاب ہو سکتے تھے +

۸۔ یہہ طریقہ بائبل سے تصدیق نہیں ہوتا۔ "ہر ایک جس حالت میں بلایا گیا اُسی میں رہے" "اے بھائیو ہر ایک جس حالت میں بلایا گیا۔ اُسی حالت میں خدا کے ساتھ رہے"۔ کیا ہم نے ان آیات کو اُن کے لایق منزلت و وقعت دی ہے۔ کیا ہم نے اسپر کبھی لحاظ کیا۔ کہ اکثر اوقات ناتجربہ کار عیسائیوں کو اپنی حالت سے نکالکر عہدہ بشارت پر معین کرنے سے مشیت ایزدی کی صرفانہ کا رادہ" مخالفت نہیں کرتے ہیں۔ ایسا سلسلہ نو مریدوں کے دلوں کو بےقرار کرتا۔ اور ان میں بےچینی اور بےصبری کے خیالات کو متحرک کرتا ہے۔ جن کی ممانعت مذکورہ بالا آیات کرتی ہیں +

بائبل کی اور آئتیں نو مریدوں کے متعلق ہمارے فرائض کو زیادہ روشن کرتی ہیں۔ مثلاً "نیا مرید نہ ہو۔ مبادا وہ مغرور ہو کر شیطان کی طرح عذاب میں پڑے"۔ "کسی آدمی پر جلدی ہاتھ نہ ڈالو"۔ وہ آزمائے جائیں کہ کس طرح سے نئے مرید ماسوائے اپنی بلاہٹ کی حالت میں تکالیف او مصائب اٹھانے کے لئے آزمائے جا سکتے ہیں۔ کس طرح وہ ایسی عمدہ تربیت جیسی اسکول میں معمولی زندگی اور تجربہ کاری کو ملتی ہے۔ پا سکتے ہیں +

۹۔ میرا آخری اعتراض حال کے طریقہ کے متعلق یہہ ہے۔ کہ اس کی پوری پوری انجام دہی مشکل ہے۔ فنڈوں سے آزاد نہ ہونے کی وجہ سے یہہ کم و بیش عرصہ کے بعد جاتا رہیگا۔ اور بلا شبہ اس میں ایسی باتیں نمایاں بھی ہونی شروع ہو گئی ہیں۔ ہماری مشن کے ایک ضلع کے دیہاتی کارندوں کی فہرست گذرے سال اس قدر بڑھ گئی۔ کہ اُس کا چوتھا حصہ کم کرنا پڑا۔ اور اس طرح ان میں سے کئی ایک جماعتیں لوکل پیڈ ایجنٹوں (Local paid agents) کی حفاظت سے محروم رہ گئیں۔ مشن کے کام کے لئے آمدنی محدود ہے اور ہمکو بھی فی الحال معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ حد اب آپہنچی ہے۔ جس سے زیادہ ہم اپنے کام میں مدد نہیں پا سکتے۔ اس لئے جو کچھ ترقی آئندہ ہو۔ وہ ضرورتاً والینٹری کوششوں سے بدون تحصیل پرورش ہونی چاہئے۔ یعنی خواہ ہم چاہیں یا نہ چاہیں۔ کم و بیش بموجب طریق ڈاکٹر نیویس صاحب کے۔ لیکن دریں اثنا اگر ہم پرانے طریق پر کاربند ہوں۔ تو یہہ ضرور متذکرہ بالا بیان کے بموجب والینٹری سسٹم کی اجرا مسدود کریگا۔ سو جس طرح دیہاتی عیسائی جماعتیں شمار میں بڑھتی جائینگی۔ اُسی طرح صرف تھوڑوں پر مشن کیطرف سے تنخواہ یافتہ کارگذار مقرر ہونگے اور باقی خالی رہیں گی۔ سوا اس کے کہ وہ تنخواہ یافتہ گاہ بگاہ جا کر اُنہیں تعلیم دیں۔ یہہ نامناسب حالت فقط والینٹری قاعدہ سے رفع ہو سکتی ہے +

میرے خیال میں یہہ ایک بڑی بھاری دقت ہے۔ جس سے ہمیں آئندہ کو مقابلہ کرنا پڑیگا۔ مگر حال کی تجویز کے بند کرنے سے ہم ایک ایسی جانکاہ اور ترقی پذیر تجویز کے لئے راہ صاف کرتے ہیں۔ جس سے دیسی کلیسیا میں سلف سپورٹ اور سلف ریلائینس کے حقیقی اصول باآسانی جاری ہو سکتے ہیں +

دوسرا اور آخری غور طلب سوال یہہ ہے۔ کہ کیا ممکن ہے۔ کہ ڈاکٹر نیویس صاحب کا مذکورہ بالا طریقہ ہمارے اس ملک کے کام میں عمل میں آ سکتا ہے۔ یا نہیں۔ اس سوال کا جواب دینا ناممکن ہے۔ جب تک اس کا تجربہ نہ کیا جائے۔ اگر اس کے جواب میں کسیطرح کا امکان ہو۔ تو وہ ڈاکٹر نیویس صاحب کے طریق کی تائید میں ہے۔ کیونکہ جس طریق سے ایک جگہہ ترقی ہوئی۔ غالباً دوسری جگہہ بھی ہوگی +

جب ہم اس ملک کے باشندوں کی حالت پر۔ اور اُن کی کم ہمتی اور اخلاقی ذلالت پر۔ اُن کی جہالت اور بےعلمی کی کثرت پر۔ اور خاصکر جب ہم اُن میں سے بہت سی علامتوں کے دیہاتی عیسائیوں کے بیچ بکثرت ہونے پر

لحاظ کرتے ہیں۔ تو فوراً ہمارے دل میں یہہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ڈاکٹر نیویس صاحب کا طریق اس ملک میں رواج نہیں پا سکتا۔ لیکن یہہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ چند سال گذرے وہ لوگ بھی جنہوں نے ملک چین میں تسلی بخش ترقی کی ہے۔ یہی خیال رکھتے تھے۔ کیا یہہ کہنا واجب ہے کہ اس ملک میں ان طریق کی تعمیل جب تک ہمنے اِن کو نہیں آزمایا۔ ناممکن ہے۔ ہاں میں اس بات کو منظور کرتا ہوں۔ کہ یکایک پرانے طریق کو چھوڑنا مشکل ہے۔ جس لکیر پر ہم مدتوں سے چل رہے ہیں۔ اگر اس کو یکبارگی چھوڑدیں۔ تو ہماری رپورٹ کے تعدادی نقشہ میں تنزل نظر آئیگا۔ لیکن کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ایسا تنزل ہمارے کام کے لئے بہتر نہوگا۔ اور اس کو زیادہ مستحکم بنیاد پر قایم نکریگا۔ میں یقین کرتا ہوں۔ کہ بہتر ہوگا۔ ڈاکٹر نیویس صاحب فرماتے ہیں۔ کہ دیہاتی کام کا پھیلاؤ۔ اور دیہاتوں میں نئی جماعتوں کا قایم ہونا۔ نا تنخواہ یا بندہ (Unpaid) مشنروں کے بغیر ممکن ہے میرے زیر نگرانی ساٹھ گانوں سے زیادہ آٹھ سال کے عرصہ میں صرف اَن پیڈ (Unpaid) مسیحیوں کی والنٹری کوششوں کے ذریعے قایم ہوئی ہیں۔ میرے مددگار جو چار آدمیوں سے کبھی بھی زیادہ نہیں ہوئے۔ ایسے مسیحیوں کے شروع کئے ہوئے کام کو رونق و ترقی دینے میں مدد کرتے رہے ہیں +

ہم پُرانے طریق کے ایسے پابند ہوگئے ہیں۔ کہ بآسانی کوئی اور طریقہ اُس کے عوض قایم نہیں کرسکتے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ بسبب اُن سخت اعتراضات کے جو پُرانے طریقہ پر عاید ہوئے ہیں۔ اور خصوصاً اِسبات کو مدنظر رکھکر کہ بہت جلد ہم کو فنڈ کی کمی کے باعث ضرور والنٹری امداد کا محتاج ہونا پڑیگا۔ مناسب ہے۔ کہ ہم ابھی اپنے طریق کی سوچ سمجھکر ترمیم کریں۔ اور اُس میں ایسے طور پر نئے طریق کے اصول قایم کریں کہ ہماری دیہاتی جماعتوں کا کام اَن پیڈ ایجنٹوں کے ذریعہ پورا ہو۔ اِس انتظام کے حصول میں میں مفصلہ ذیل تجاویز پیش کرتا ہوں +

۱۔ کہ ہم آیندہ حساب کے سال سے (Fiscal year) جو ماہ مئی سے شروع ہوتا ہے۔ اُن دیہاتی کارندوں کے نام جو دنیوی ملازمت کے ذریعے اپنی روزی کماتے۔ اور اسی اثنا میں مشن کا کام کرنیکی وجہہ سے بھی قدرے ماہوار پاتے۔ پیڈ ایجنٹوں کی فہرست سے نکال ڈالے جائیں۔ اور ملازمت مشن سے برطرف کئے جائیں۔ اور واجبی اطلاع اور برطرفی کا سبب بنصیحت بیان کردیا جائے +

۲۔ کہ آیندہ سالیانہ جلسہ کے قبل اُن اسسٹنٹ مشنروں اور سکرپچر ریڈروں وغیرہ کے لئے جو نالایق ہیں۔ یا جن کی لیاقت مشتبہ ہے اگر ایسے کارندے ہوں کسی دنیوی کام کی تحقیق کی جائے۔ اور مشن کے حال کے جلسے کے وقت ایک کمیٹی مقرر ہو۔ جو اُن متفرق اسٹیشنوں کے پادری صاحبان کے ساتھ صلاح و مشورہ کرے۔ اور مشن کے پاس ایسے آدمیوں کے ناموں کی رپورٹ کرے +

۳۔ کہ وقت معینہ تک کسی قسم کی زیادتی حال کے منادوں اور مبشروں کے سٹاف میں (تقریباً ۵ سال تک) سوائے تھیالاجیکل سیمنری کے تین جماعتوں کے طلبار کے جو اپنا کورس ختم کرنے کے بعد پرسبٹیری اور مشن سے منظور ہونگے نہ کی جائے +

۴۔ کہ سیمنری میں کوئی نیا طالب العلم جب تک مذکورہ بالا عرصہ نہ گذرے۔ یا اُس کی مقامی پرسبٹیری مشنوں کی منظوری کے بغیر داخل نہ کیا جائے +

۵۔ آیندہ کو کوئی نومرید جب تک اُسے کم از کم ۵ سال عیسائی ہوئے نہ ہویں۔ نہ سیمنری میں داخل ہووے۔ اور نہ مشن میں بائبل ٹیچر یا پریچر مقرر ہووے +

۶۔ کہ ہم فارن فنڈ کا استعمال دیسی کلیسیا کی بہتری و بہبودی کی نیت سے بند کردیں۔ پرسبٹیریل مشن کی تجویز جو بذریعہ امداد قایم ہوئی ہے۔ اور جس کو پانچ سال تک قایم رکھنے کے لئے ہمارے بورڈ نے وعدہ کیا ہے۔ اِس تجویزکی پوری پوری کارروائی کو روک دیگی۔ میری رائے یہہ ہے کہ پانچ سال کے بعد پرسبٹیریل تجویزکی امداد میں ترمیم کیجاوے۔ اور بورڈ پرسبٹیریوں کے خرچ کا نصف دینا اور پانچ سال کے لئے منظور کرے۔ اور پھر امداد بند کردے +

۷۔ کہ چند ایک ہوشیار اور معتبر عیسائیوں کی دعوت ایام گرما میں دو ماہ کے برائے تعلیم بائبل کسی اسٹیشن کے پادری صاحب کریں۔ اور اس دعوت میں فقط ایک یا دو آدمی شریک ہوں۔ اور اُن کو اچھی طرح پر سمجھا دیا جائے۔ کہ تعلیم کے بعد وہ کسی طرح کی ملازمت مشن سے نہیں پائینگے۔ اور اُن کی تعلیم کی علت غائی یہہ ہوگی۔ کہ وہ خداوند کی خدمت ہوشیاری اور سرگرمی کے ساتھ کرسکیں۔ اور جب تعلیم کے لئے آئیں۔ اُن کو مکان اور خوراک مشن کی طرف سے ملیگی۔ اگر مناسب ہو تو ایسے طلبا اپنے صدر اسٹیشن میں یا مختلف اضلاع کے ایک خاص اسٹیشن میں فراہم ہوسکتے ہیں +

۸۔ آخرالامر میری درخواست یہہ ہے۔ کہ متحدہ مشن کی طرف سے پانچ آدمیوں کی ایک کمیٹی اِن تجاویز پر بغور ملاحظہ کرنے اور اِسبات کو مشن کے حال کے جلسہ کے انعقاد پر پیش کرنے کے لئے مقرر ہو۔ اِس کمیٹی میں تین لودیانہ اور دو فرخ آباد مشن کی جانب سے چنے جائیں +

مترجم

یوحنا خان۔ از ہوشیارپور

تھانیسر کا میلہ

جونکہ ہمارے بہت سے مسیحی احباب تھانیسر کے میلے میں انجیل سُنانے والوں کے لئے دعا کرتے رہے ہیں۔ اِس لئے ہم نہایت مناسب بلکہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اِس میلے کی تھوڑی سی کیفیت نورافشاں میں پیش کرکے ان کا شکریہ ادا کریں +

تھانیسر ہندوستان کا ایک قدیم شہر ہے۔ مہابھارت کی مشہور لڑائیاں اسی شہر کے قرب وجوار میں واقع ہوئیں۔ کرشن جی نے اپنی گیتا ارجن جی کو اسی شہر کے آس پاس کسی جگہہ پر سنائی۔ محمود غزنوی نے چھٹی بار اس بستی پر حملہ کیا اور شہاب الدین غوری اور پرتھی راج راجائے دہلی کی معرکہ آرائیوں کا سین بھی یہی شہر تھا۔ لیکن زیادہ تر شہرت اس شہر کی راکشس راہو اور سورج دیوتا کی باہمی ناچاقی اور ناتھاپائی کے سبب سے ہے۔ راہو نہنگ اجل کی طرح منہہ پھاڑے سورج کے پیچھے پڑا ہوا ہے کہ اُسے نگل کر اُس کا نام ونشان صفحۂ عالم سے حرفِ غلط کی طرح مٹا دے۔ اور اگر ہندوؤں کا پُن دان اُس کے ہاضمہ میں فتور پیدا کر کے اُسے نصف نگلے ہوئے دیوتا کو پھر اُگلنے پر مجبور نہ کرے تو سورج گہن کے وقت ظلمات کا سماں بندھ جائے بلکہ قیامت ہی بپا ہو جائے۔

تھانیسر کا نام سُنکر آدمی کی آنکھوں کے سامنے ایک عجیب سا نظارہ پھر جاتا ہے۔ اُس کی قدامت اور تواریخی شہرت ایک بلدۂ لطف افزا اور ایک معمورۂ دلکشا کی تصویر کھینچتی اور آدمی ایک وسیع اور آباد شہر کی گلی کوچوں کی سیر کرتا اور پُرانے اُستادوں کی دستکاری اور صنعت کا تماشا دیکھتا ہے۔ کرک چھتر کے وسیع تالاب کا نام سُنکر اُس کے سامنے کوثر وسلسبیل کی انہار لطافت بار کا نقشہ کھینچ جاتا ہے۔ اور وہ اس فرضی چشمہ کے کنارے کھڑا ہو کر اُس کی خوشگوار لہروں کا لطف اُٹھاتا ہے۔ لیکن جب وہ جا کر حقیقی تھانیسر کو دیکھتا ہے تو حال دگرگوں پاتا ہے۔ "گرد گرما گدا و گورستان" ملتان شریف کی شہرت کے بواعث سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن تھانیسر شریف کی شہرت کے عناصر بھی تعداد میں کچھ کم نہیں۔ "بت بندر کھنڈر مندر" موجودہ تھانیسر کے چار تحفہ ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس چھوٹی بلکہ اُجڑی ہوئی بستی میں ۳۰ درشن دوسرے الفاظ میں بتوں کے مندر موجود ہیں۔ جن کے رکھوالے بے شمار بندر قطار در قطار گھُر گھُر کرتے ہر دم پچھاڑ کھانے کو تیار رہتے ہیں بربادی کہ بت پرستی کی مجھول ہے اس شہر کے در و دیوار سے ٹپکتی ہے۔ لعنت الٰہی کھنڈرات کے ڈھیروں سے ہویدا ہے۔ جدھر دیکھو وحشت برستی ہے۔ تباہ اور مسمار مکانوں میں آدمی کی صورت مشکل سے نظر آتی ہے۔ غرض تباہی اور ویرانگی چاروں طرف گھٹا کی طرح چھائی ہوئی ہے۔ البتہ سورج کی مصیبت لاکھوں ہمدردوں کو دو تین سال میں ایکمرتبہ کھینچ لاتی ہے۔ ہزاروں سادھو سنیاسی۔ بیراگی اُداسی۔ ناگے اور لکھا لکھ جاتری آن موجود ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ گذشتہ میلے میں کئی لاکھ جاتری آئے تھے۔ اگر مرض طاعون کا خوف مداخلت بیجا نہ کرتا تو شمار دوچند بلکہ چہ چند ہو جاتا۔ انتظام سرکاری قابل تحسین تھا۔ جگہہ جگہہ کے ولایتی اور دیسی حکام حاضر تھے۔ کمشنر صاحب سے لیکر سپاہیوں تک اپنی اپنی ڈیوٹی پر ڈٹے ہوئے تھے۔ کسی جاتری کو شہر میں گھسنے کی اجازت نہ تھی۔ دروازوں پر پولیس کے ملازم پہرہ دیتے تھے۔ شہر کے اصلی باشندوں کو ایک ایک پاس جسے پروانۂ راہداری کہنا چاہئے دیا گیا تھا۔ تاکہ باسانی شہر کے اندر باہر جا سکیں۔ تحصیلدار و نائب تحصیلدار و تھانہ دار صاحبان تھانیسر کی کارروائی داد کے لایق تھی۔ کوئی شخص اس انتظام کا شاکی نہ تھا۔ البتہ بعض برہمنوں کی صورتیں مکدر اور چہرہ پُر ملال نظر آتے تھے کیونکہ ان بندشوں کے سبب سے جاتری کم آئے اور جتنے آئے اُن میں سے کسی کو شہر میں داخل ہونے کی اجازت نہ ملی۔ لیکن وہ بھی قہر درویش برجان درویش۔ کچھ دیر تک دانت کچکچا کر آخر کار خاموش ہو گئے۔ مگر جو کمال اُنہوں نے اپنے فن میں حاصل کیا ہے وہ کسی کو کبھی نصیب نہیں ہوا۔ بڑے بڑے خواندہ اور ایجوکیٹڈ کمال سادہ لوحی اور سعادتمندی سے حجامت کروا جاتے ہیں۔ ہاتھی گھوڑے گھبیاں گائے بیل راہو کی بدولت نذر کئے جاتے ہیں۔ اُنیسویں صدی روشنی کی صدی کہلاتی ہے۔ لیکن جنوری کی بائیسویں کا سورج گہن بہ ظاہر کرتا تھا کہ ہندوستان کو ابھی تک جہالت کا گہن لگا ہوا ہے۔ ہمارے بھائی آریا بڑی سرگرمی اور بلند آواز سے کہتے تھکے چندرما دھرتی کے اور دھرتی سورج کے اردگرد گھومتی ہے اور چاند گرہن و سورج گرہن انہیں گردشوں کے نتایج ہیں۔ لیکن برہمنوں کی ایک ہی بات برہان قاطع کا کام کر جاتی تھی۔ "بھلا اگر پرتھوی گھومتی ہے تو ہم کیوں نہیں گر جاتے۔ ہمارے گھروں کے دروازے کیوں نہیں پھر جاتے؟" یہہ دلیل طرف ثانی کے تمام منطق اور جغرافیہ دانی کے زور کو توڑ ڈالتی تھی۔ خیر برہمن دیانندیوں کے منطق کے قایل ہوں یا نہوں ہم اسبات کو تسلیم کئے بیٹھے ہیں کہ دیانندی منطق ایسے زوروں پر ہے کہ ارسطاطالیس بھی سُنے تو دنگ ہو جائے۔ "وید میں زمین کو گئو کہا ہے اور گئو چلتی ہے اس لئے زمین بھی چلتی ہے" "چونکہ زمین گول ہے اس لئے چاول بھی گول ہیں" سمجھانے والوں نے ہزار سمجھایا۔ لاکھ جتن کئے مگر نہانے والے نہا ہی گئے۔

اس میلے نے دو تین باتیں ہمارے دل پر نقش کر دیں۔ ہم ان کا ذکر کرنے کے بعد اس مضمون کو ختم کرینگے۔

(۱) مسیحی کلیسیا کا فرض ہے کہ وہ مزدوروں کے لئے گڑگڑا کر دعا کرے۔ سات آٹھ لاکھ آدمیوں میں سات یا آٹھ مناد نقار خانہ میں نفیری کی مثال تھے۔ ہماری دانست میں تھانیسر کا میلہ اسبات کی ایک اپیل تھا کہ ہم جو مسیحی کہلاتے ہیں اُن کو جو ضلالت اور جہالت میں ڈوبے ہوئے ہیں بچائیں۔ لاکھہا آدمی ایسے موجود تھے جو باطل پرستی اور بت پرستی میں مردہ تھے۔ ان کو زندہ کرنیکا۔ ان کو مسیح کے پاس لانے کا یہی طریقہ ہے کہ ساری کلیسیا مسیح پر گواہی دے اور ایک ممبر بھی مسیح کا نام سُنانے سے نہ شرمائے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم بہت درجہ تک ان کی ہلاکت کے ذمہ وار ہیں۔

(۲) ہم ہمیشہ خدا کے شکر گذار ہیں کہ اُس نے ہمکو تاریکی سے نکال کر اپنے بیٹے کی بادشاہت میں شامل کیا۔

روشنی کی قدر ہم اُسیوقت کرتے جب ہم تاریکی کو دیکھتے ہیں۔ تھانیسر جیسی جگہہ میں جاکر اور گنگ چھتر جیسے غلیظ اور میلے پانی کو دیکھکر خدا کے فضل اور محبت کی مسیحی مذہب کی سادگی اور روحانیت کی خوبی ظاہر ہوتی ہے۔ نہایت زیبا ہے کہ ہم اُن برکتوں کے لئے جو خداوند نے ہمکو انجیل میں عطا فرمائی ہیں ہمیشہ اُس کے شکر گذار ہیں +

(۳) منادوں سے ہم یہہ عرض کرتے ہیں کہ وہ خدا کی وحدت اور شخصیت کو پہلے آپ خوب سمجھیں اور پھر دوسروں کو سمجھانے کی لیاقت پیدا کریں۔ جب تک ان میں یہہ لیاقت پیدا نہ ہوگی وہ اپنے کام میں کامیاب نہ ہونگے۔ ہندؤں کا خدا بے جان اور بے شخص خدا ہے۔ اور یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو شخص خدا کی شخصیت کا قایل نہیں وہ مسیح کو کبھی قبول نہیں کریگا +

(۴) پتھروں کو نرم کرنا خدا کا کام ہے اور وہ اِس کام کو اُس محبت سے پورا کرتا ہے جو اُس کے بیٹے کے کفارے سے ظاہر اور مترشح ہے +

دینی خبریں

کوکب ہند کے نئے اڈیٹر پادری جے۔ ڈبلیو راBنسن صاحب مقرر کئے گئے ہیں +

میتھوڈسٹ مشن کے بشپ جوئیس صاحب جو عرصہ دو سال سے جاپان چین اور کوریا کے ملکوں میں کام کر رہے تھے اور تھوڑے دن سے ہندوستان میں بھی موجود تھے اِس ہفتے بمبئی سے ولایت کو واپس جاوینگے +

ہمکو یہہ بات معلوم کرکے بڑی خوشی ہوئی کہ لارڈ کنیارڈ صاحب جو پچھلے دسمبر کے مہینے میں لودیانہ میں تشریف لائے تھے۔ ینگ منس کرسچن ایسوسی ایشن کے چند سال تک سرگرم ہادی رہے۔ وہ ینگ وومنس کرسچن ایسوسی ایشن کی برٹش نیشنل کونسل کے کہ جس کو اُن کی والدہ نے شروع کیا ہے ہادی ہیں +

۱۸۹۷ء میں امریکہ کی سات بڑی بڑی پروٹسٹنٹ کلیساؤں کے شریکوں کا شمار حساب ذیل ہے +

میتھوڈسٹ	۵۷۳۵۸۹۸ —
بپٹسٹ	۳۱۵۷۳۰۰ —
لوتھرن	۱۵۰۷۴۶۶ —
پرسبیٹرین	۱۴۹۰۱۶۲ —
مسیح کے شاگرد	۱۰۵۱۰۷۹ —
پروٹسٹنٹ اپسکوپلین	۶۶۷۵۰۳ —
کانگریگیشنلسٹ	۶۳۰۰۰۰ —

ہرایک کلیسیا کے شریکوں میں ۱۸۹۷ء کے درمیان جو ترقی ہوئی اُس کی تعداد یہہ ہے۔

میتھوڈسٹ	۷۷۶۱۶ —
لوتھرن	۶۹۵۵۵ —
مسیح کے شاگرد	۴۷۴۰۷ —
بپٹسٹ	۴۰۰۷۱ —
پرسبیٹرین	۲۹۸۱۶ —
پروٹسٹنٹ اپسکوپلین	۲۱۸۳۷ —
کانگریگیشنلسٹ	۱۴۸۰۵ —

تمام آبادی کا چوتھا حصہ پروٹسٹنٹ کلیساؤں کے شریک ہیں۔ اس جگہہ یہہ بتلانا بھی بے موقع نہوگا کہ اس سال یونیٹیرین لوگوں میں ایک بھی نیا شریک شامل نہیں ہوا بلکہ برعکس اس کے ۱۰ خادم الدین اور ۲ کلیساؤں کی کمی ہوگئی ہے اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ امریکہ میں مسیح کی کلیسیا ترقی کر رہی ہے۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو جھوٹھ موٹھ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے کہا کرتے ہیں کہ امریکہ میں عیسائی مذہب تنزل پر ہے +

سٹوڈنٹ والنٹیر موومنٹ کی تیسری انٹرنیشنل کنونشن میں جو کلیولنڈ واقعہ ملک امریکہ میں ۲۳ سے ۲۷ فروری تک ہوگی۔ اُمید کی جاتی ہے کہ مختلف کلیساؤں۔ ملکوں کالجوں وغیرہ سے ۱۵۰۰ ڈیلیگیٹ شامل ہونگے۔

اُس نقشے کے مطابق جو امریکن بورڈ آف کمشنرز فار فارن مشنوں کے پادری ڈاکٹر ای۔ ای سٹرونگ نے طیار کیا۔ اضلاع متحدہ کنیڈا گریٹ برٹن براعظم یورپ ایشیا افریقہ اور آسٹریلیا کی کل مشنری سوسائٹیوں کی تعداد ۲۴۹ ہے جن کے متعلق ۴۶۹۴ سٹیشن اور ۱۴۲۹۹ اوٹ سٹیشن ہیں کل تعداد مشنریوں کی ۱۱۶۵۹ دیسی کارندوں کی ۶۴۲۹۹ اور اُن اشخاص کی جو عشائے ربانی میں شامل ہیں ۱۱۲۱۶۹۹ ہے ۹۱۳۴۷۸ اشخاص زیر تعلیم ہیں اور اُن ملکوں کی آمدنی ۱۲۹۸۸۶۸۷ ڈالر ہے +

ذیل کی خبر جو بے نوشی کے انسداد سے تعلق رکھتی ہے بڑی تسلی بخش اور حوصلہ دلانے والی ہے +

" کارک کے شہر میں پانچ ماہ کے عرصہ میں فادر متھیو نے ۱۵۰۰۰۰ آدمیوں کو پلیج دیئے۔ لمرک میں ہزاروں اُس کے پاس آئے جن میں سے کئی کنّاٹ کے دور دور کے حصّوں کے رہنے والے تھے۔ گیلوے میں دو روز میں ایک لاکھ آدمیوں نے عہدنامے پر دستخط کئے فادر متھیو کے کام کی طاقت اور اثر ذیل کے نقشے سے آسانی کے ساتھ سمجھی جاسکتی ہے۔ واضح ہو کہ فادر متھیو کا کام ۱۸۳۸ء میں شروع ہوا +

۱۸۳۷ء میں ہر قسم کے جرموں کی تعداد ۱۲۰۹۶ تھی۔
۱۸۳۹ء میں " " " ۱۰۹۷
۱۸۴۲ء " " " " ۱۶۳۔

تین سالوں میں شراب کا خرچ ۱۲۲۹۶۰۰۰ گیلن سے ۵۲۹۰۰۰ گیلن رہ گیا ہے۔ ایک سال کے اندر برِیڈویل اور ڈبلن کے جیل خانوں میں قیدیوں کی تعداد ۱۳۰۷ سے ۲۳ رہ گئی ہے اور ۱۰۰ کوٹھریاں خالی پڑی ہیں۔ سمتھ فیلڈ کا جیلخانہ بالکل بند کرنا پڑا +

مُلکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن - فروری ۱ - رائٹر کو خبر ملی ہو کہ جو افواہیں انگلینڈ اور جاپان کے درمیان شرقی معاملے میں گرم جوشی کی نسبت پھیلی ہوئی ہیں وہ بالکل بے بنیاد ہیں کیونکہ شرائط ان دو ملکوں کے درمیان علاوہ اس کے اور کچھ نہیں ہو کہ یہہ دونوں ملک چاہتے ہیں کہ ملک چین میں تجارت کا دروازہ کھلا رہے +

لنڈن فروری ۱ - موروں کی ایک جنگی کشتی نے تین انگریزوں کو جو کسی تجارتی کمپنی سے علاقہ رکھتے ہیں پکڑ لیا ہو کیونکہ وہ سامان جنگ مقام ساسا کے ساحل پر اُتار رہے تھے +

بمبئی فروری ۲ - کل کی تاریخ میں بمبئی میں ۲۰۱ واردات اور ۱۲۲ فوتیاں ہوئیں +

لنڈن فروری ۲ - مسٹر ریچرڈ ہارکر صاحب ممبر پارلیمنٹ نے مقام ایبرڈین میں اپنی تقریر میں کہا کہ انگلینڈ اور رشیا کے درمیان سمجھاوتی مفید ہوگی اور اس کے عمل میں لانے کے لئے انگلینڈ کی پبلک رائے طیار ہو +

رائٹر پیکن سے تار دیتا ہو کہ جرمنی اُسی جرمن سیلر (جہازی) کے قتل کی تلافی میں مقام کیوچیو کے جنوب کو ایک اور ریلوے لین کی رعایت کا مطالبہ کرتا ہو +

مامنی فروری ۲ - یارک شایر لیفٹ انفنٹری کا سپاہی ریوٹ نامی جو زخمی ہو گیا تھا اور قید کر لیا گیا تھا آج صبح کو پولیٹکل افسر کے وساطت سے واپس لایا گیا - اُس سے اچھا سلوک کیا گیا اور اب تندرست معلوم ہوتا ہو - آفریدی اُس کی ہمت کے مداح ہیں +

تحقیقات سے معلوم ہوا ہو کہ وہ فرقے جنہوں نے گذشتہ سنیچر مورخہ ۲۹ جنوری کو ہم سے جنگ کیا تھا وہ ذکا خیل - ملک دین خیل - کمبر خیل - اور کمرائی خیل کے تھے -

کلکتہ فروری ۳ - ایک تار آمدہ جمرود میں بیان کیا جاتا ہو کہ کنووں کا پانی آج لنڈی کوتل میں تالابوں میں ڈالا گیا ہو - اب فوج کے لئے پانی کی کوئی قلت نہیں رہی ہو +

سر ولیم لاکھارٹ نے انگلستان جانے کا ارادہ حال میں بالکل چھوڑ دیا ہو اور اگلے ہفتے پشاور کو جاوینگے +

جالندھر کے ضلع میں موضع شنگوپور میں طاعون ظاہر ہوئی ہو - ۱۳ وارداتیں معلوم کی گئی ہیں - یہہ موضع اُن دیہات کے نزدیک واقع ہو جہاں اس سے پیشتر طاعون کی وارداتیں ہوئی تھیں +

لنڈن فروری ۳ - اسٹینڈرڈ کی خبر ہو کہ انگلینڈ نے مقام ٹلنوان واقعہ چین کو (فری پورٹ) آزاد بندرگاہ بنانے کی شرط کو مطلقاً واپس لے لیا ہو انگلینڈ کے اخباروں میں مخالفانہ تشریحات کو پسند کیا ہو مگر گورنمنٹ ظاہر کرتی ہو کہ پبلک پیکن کے عہد و پیمان کی نسبت غلط فہمی میں ہو کیونکہ یہہ معاملہ بالکل پُر راز رکھا گیا ہو +

چینیوں نے جرمن جہازی کے قاتل کو پھانسی دیدی ہو +

رائیٹر کو مطلع کیا گیا ہو کہ یہہ خبر بالکل جھوٹی ہو کہ انگلینڈ نے ٹلنواں بندرگاہ کے کھولنے کا مطالبہ کیا تھا اور پھر اُس کو واپس لے لیا مگر اغلب ہو کہ اُس کے کھولے جانے کا سوال قرض کے شرائط کے وقت پیش ہو +

لنڈن فروری ۲ - سلطان روم کے حضور میں ایک چٹھی بلگیریہ سے پیش کی گئی ہو جس میں وہاں کے لوگ سپاہیوں کے ظلم کے سخت شاکی ہیں اور میسیڈونیا کے بعض حصص میں بہت سے بلگیریا والے قید کئے گئے ہیں اور تکلیف دیئے جاتے ہیں - اُنہوں نے درخواست کی ہو کہ اُن افسروں کو جو اسباب کے ذمہ وار ہیں موقوف کر دیا جاوے +

لنڈن فروری ۳ - یونان کا شہزادہ پرنس جارج پیرس کو جاتا ہو +

زار روس کا اشارہ کہ پرنس جارج ہی کریٹ کا گورنر ہونا چاہئے روس اور ترکی میں ناچاقی پیدا کرتا ہو +

اخبار سٹینڈرڈ کہتا ہو کہ روس نے بلگیریا کی چٹھی کے بھجوانے میں مدد دی ہو +

لنڈن فروری سدا لشیا منیر میں بھونچال سے ۴۰ آدمی مر گئے اور پچاس زخمی ہوئے +

۴ فروری کی رات کو احمد آباد میں سخت آگ لگی تین لاکھ کا نقصان ہوا +

بمبئی فروری ۵ - کل بمبئی میں ۱۷۰ واردات اور ۱۵۴ اموات ہوئیں - سورت میں طاعون بہت جلد گھٹتا جاتا ہو +

لنڈن فروری ۷ - اخبار ٹائمس اپنے تمام آرٹیکلوں کا خلاصہ کرتے وقت جو اُس نے سرحدی حکمت علمی پر نکالے تھے نتیجہ نکالتا ہو کہ ہم کو درہ خیبر وہاں کے فرقوں کے برخلاف کرنے پر بھی کھلا رکھنا چاہئے - لیکن دیگر دروں کا کھولنا ضروری نہیں ہو اور اُن فرقوں کو اُن کو کھولنے کی کوشش کرنے سے ہرگز ڈرانا نہ چاہئے +

کلکتہ فروری ۸ - تیرہ کی فوج کی رپورٹ ہو کہ ۷ فروری تک تمام زخمی اچھے رہے +

علی مسجد کے نزدیک آفریدی تار کاٹنے میں مشغول ہیں - چھٹی تاریخ کی شام کو ایک میل تار وہ کاٹ لے گئے +

سر ولیم لاکھارٹ ۷ تاریخ کو پشاور پہنچ گئے - کرنیل وار برٹن سے اُنہوں نے صلاح کی - اُن کی تدبیروں کا اشتہار جلد ہونے والا ہو +

مضامینِ مُفیدُ المُبتدِین

ایک بھکمنگے لڑکے کے بیانمیں

جاک نامی ایک لڑکا لندن شہر میں رہتا اور اُسکی گلیوں میں بھیکھ مانگا کرتا تھا۔ جب کسی کو دیکھتا جس سے اُس کو کچھ پانے کی اُمید ہوتی تو وہ اُن سے پیسا مانگتا۔ بعض بعض لوگوں نے اُسے پیسے دئے لیکن بہتیرے ایسے تھے کہ اُس کا کچھ خیال تک نہ کیا۔ آخر کو جاک شہر سے باہر نکل کے گھاس کے اُوپر دھوپ میں بیٹھ کے اپنے پیسے گننے لگا اُس نے اُن کو جلد گن لیا کیونکہ پانچ ہی چھ اُس کے پاس تھے۔ وہ اُن پیسوں کو جیب میں رکھتا تھا کہ اتنے میں اُس نے ایک بوڑھے صاحب کو ہوا کھاتے ہوئے دیکھا۔ جاک سوچنے لگا کہ اگر میں اِن صاحب سے کچھ مانگوں تو یقین ہے کہ کچھ نہ کچھ پاجاؤنگا۔ چنانچہ وہ اُن کے پاس جا کے اُداس ہو کر بولا کہ اے صاحب مہربانی کر کے مجھے کچھ دیجئے کیونکہ میرا باپ مرگیا اور میری ماں بیمار ہے میں جاڑوں مرتا ہوں اور میں نے آج کچھ کھایا بھی نہیں۔ صاحب نے تو پہلے کچھ جواب نہ دیا لیکن جب جاک نے اُن کو بہت دق کیا تب وہ بولے کہ میں تمہیں کچھ نہ دونگا ہم کو یہہ بات پسند نہیں ہے کہ جو لڑکا محنت کر سکتا ہے سو بھیکھ مانگے۔ شاید تم غریب ہو لیکن تمہارے پاس کچھ پیسے ہیں کیونکہ میں نے تم کو ابھی گنتے دیکھا سو تم آج کے لئے روٹی لے سکتے ہو اور کچھ کام ڈھونڈھو اِس لئے کہ کام کاجی کے لئے اِس شہر میں بہت کام ہے۔ سو تم دلیر ہو اور ایسی اُداسی کے ساتھ باتیں نہ کرو۔ اگر تم آپ کوشش کروگے تو اور لوگ تمہاری مدد کریں گے اور خدا بھی تمہاری مدد کریگا اگر تم اُس سے مدد مانگوگے۔ یہہ کہہ کے وہ صاحب چلے گئے اور جاک پھر بیٹھ کے اُس کی باتیں سوچنے لگا؞

جاک کے دل میں یہہ خیال گذرا کہ میں دلیر تو ہو سکتا ہوں لیکن مجھے کام کسطرح سے ملیگا۔ وہ یہہ سوچتا ہی تھا کہ دو تین میم صاحبہ اُس کے پاس سے ہو کے نکلیں۔ اُن میں سے ایک نے کہا کہ یہہ سڑک کیسی میلی ہے میں چاہتی ہوں کہ کوئی آدمی ایسا ملتا کہ اِس پر جھاڑو دیدیا کرتا۔ جاک نے یہہ سُنکے کہا کہ میں یہاں جھاڑو دیدیا کرونگا اور اِسطرح سے پیسے کماؤنگا۔ وہ جلدی سے جھاڑو خرید لایا اور فوراً سڑک جھاڑنے لگا۔ اِس سڑک کے صاف ہو جانے کے باعث سے بہت سی میمیں اُس پر چلنے لگیں اور جاک کو پیسے دیا کرتی تھیں۔ اُس نے شام تک بہت سے پیسے کمائے۔ جب گھر لوٹنے لگا تو ایک روٹی مول لی اور اپنی ماں کے لئے کچھ چائے و چینی خرید کی۔ اُس نے سب حال اپنی ماں سے کہا اور وہ یہہ سُنکے بہت خوش ہوئی؞

جاک اِس کام کو برابر کرنے لگا اور اُس نے جلد یہہ بات معلوم کر لی کہ بھیکھ مانگنے کی نسبت لوگ مجھ کو زیادہ خوشی کے ساتھ اور بہت سے پیسے دیتے ہیں۔ کچھ روز بعد وہ صاحب پھر اُسی راہ سے گذرا۔ جاک نے اُن کو سلام کر کے کہا کہ اے صاحب میں آپ کے کہنے کے مطابق اب کام کرتا ہوں۔ صاحب نے کہا میں تم کو پہچانتا ہوں اب بتلاؤ کہ تم بھیکھ مانگنا زیادہ پسند کرتے ہو یا محنت کرنا۔ جاک نے کہا کہ کام کرنا بہتر ہے اور میں زیادہ کماتا بھی ہوں۔ وہ صاحب جاک کے ہاتھ میں ایک روپیہ دیکے چلا گیا۔ جاک اُس روپیہ کو دیکھ کے مارے خوشی کے کودنے لگا اور اُسے اپنی ماں کو دکھلانے دوڑا۔ اُس نے کہا اے ماں دیکھ تو میں نے یہہ کیا پایا میں اِس کو اور جو کچھ پیسا بچ سکیگا اُٹھا رکھونگا اور تھوڑے روز بعد ایک گدھے کے دام کر لونگا جس سے ہمارا بہت سا کام نکلے گا۔ وہ صندوقچہ جس میں جاک اپنے پیسے رکھا کرتا تھا تین چار مہینے کے عرصے بھر گیا اور جب اُس نے اُس کو گنا تو معلوم ہوا کہ گدھا مول لینے بھر کے دام آگئے۔ جاک کو اپنے اور اپنے گدھے کے لئے بہت سا کام مل گیا اور وہ بہت بڑھنے لگا۔ اُس نے اُس صاحب کو جس نے اُس کو ایسی اچھی صلاح دی تھی بہت ڈھونڈھا لیکن وہ نہ ملا۔ دو برس کے بعد ایک روز جاک نے ایک صاحب کو دیکھا اور اُس کو ایسا معلوم ہوا کہ یہہ وہی صاحب ہیں جس نے مجھے ایسی صلاح دی تھی۔ وہ دوڑ کر اُس کے پاس گیا اور وہ سچ مچ وہی صاحب نکلے۔ جاک نے اُن کو سلام کیا پر اُنہوں نے اُس کو نہ پہچانا اِس لئے کہ وہ کچھ بڑھ گیا تھا اور چیتھڑوں کے بدلے میں بہت اچھے کپڑے پہنے تھا۔ جاک نے کہا صاحب آپ مجھے نہیں پہچانتے ہیں میں وہی غریب لڑکا ہوں جسے آپ نے ایسی اچھی صلاح دی تھی۔ میں نے رفتہ رفتہ روپئے بنائے اور ایک گدھا خرید لیا جس سے مجھ کو بہت سا فائدہ ہوا۔ میں آپ کی بات نہیں بھولا اور آپ کی تلاش میں لگا ہوا تھا کہ اپنا سارا حال آپ سے بیان کروں لیکن آپ کو نہ پایا۔ وہ صاحب یہہ باتیں سُن کے بہت خوش ہوئے اور بولے کہ ہم تم کو اور بھی کچھ صلاح دیں گے۔ مصیبت کے وقت میں ہمیشہ دلیر رہو تو اُس کو زیادہ آسانی سے برداشت کر سکوگے اور ہمیشہ خدا سے مدد مانگتے رہنا چاہئے کیونکہ وہ جو اُس سے مانگتا ہے سو بیشک پائیگا؞

طالب علموں کیلئے عالمگیر دعا کے دن کا اعلان

ورلڈ سٹوڈنٹ کرسچن فیڈریشن کی کونفرنس کے موقع پر جو ماہ جولائی ۱۸۹۷ء میں ملک امریکہ کے شہر ولیم سٹون میں منعقد ہوئی تمام ایلچیوں سے جو دنیا کے تمام حصوں سے آئے یہہ بات بالاتفاق قرار پائی کہ طالب علموں کے لئے ایک جمہوری دعا کا دن مقرر ہو۔ ان سٹوڈنٹ سوسائٹیوں کی طرف سے جو اس فیڈریشن سے تعلق رکھتے تھے اس موقعہ پر ایلچی حاضر تھے یعنے سوسائٹی جرمنی۔ گریٹ برٹن۔ سکینڈینیویا۔ امریکہ۔ آسٹریلیا جنوبی افریقہ۔ جاپان۔ انڈیا۔ سیلون۔ چین اور دوسرے مشنوں کی سوسائٹیوں اور ہولینڈ۔ فرانس۔ سوئزرلنڈ کے طلبہ کی جانب سے بھی ایلچی موجود تھے۔ ان سوسائٹیوں کے تمام ایلچی اس بات پر متفق ہوئے کہ فروری ۱۸۹۸ء کے اوایل میں ایک دن مقرر ہو۔ اس دعا کے دن کے مناسب طور پر ماننے کے یہہ نتیجے ہونگے۔

(۱) کہ بڑی تعداد طلبا کی مسیح کو اپنا شفیع اور خداوند مانیگی۔

(۲) کہ بائبل کے پڑھنے والے طلبا کی زیادہ ترقی ہوگی اور بائبل کے مطالعہ میں روحانی برکت ہوگی۔

(۳) دنیا کے بہت سے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں زیادہ اور تحمند زندگی اور زیادہ مستعد خدمت مسیح کیلئے ظہور میں آئیگی

(۴) زیادہ خود انکاری اور مسیح کے کام کے لئے دلیرانہ طور سے روپیہ کا دینا۔

(۵) طالب علم زیادہ سرگرم دعا مانگنے والے ہوجائیں گے۔

(۶) تمام ملکوں میں کرسچن سوسائٹیوں کے طالب علموں پر روح القدس کا نازل ہونا جس سے وہ کلیسیا میں ظاہرداری کا پابند دنیادار اور کمزور ہونیسے بچیں گے اور اُنکے ممبر اپنی زندگی میں روح کے پھل لاوینگے۔

(۷) بشارت کے کام میں زیادہ سرگرمی ہوگی بیشمار طلبا دنیا کے فصل کے کھیتوں میں آجائیں گے۔ اور ان باتوںکا یہہ نتیجہ ہوگا کہ زیادہ مقدس کلیسیا بنجائے اور قوم کی رہبری اور مسیح کی بادشاہت تمام دنیا میں پھیل جاوے۔ اس دن کے ماننے کی نسبت ذیل کی ہدایات پیش کیجاتی ہیں۔

(۱) مختلف ذریعوں سے اس بات کو جسقدر طالب علموں کے ملاحظے میں گذرے لانی چاہئیں

(۲) ماہ فروری ۱۸۹۸ء کی تیرہ تاریخ کو ایک یا زیادہ مجلسیں طالب علموںکی متحد دعا کے لئے فراہم ہوں۔ جو طالب علم اس موقعہ پر حاضر نہو لیکن وہ علیحدگی میں دعا کریں۔ اگر ممکن ہو تو تمام دن دعا میں صرف ہو۔

(۳) پاسٹروں سے درخواست ہو کہ وہ کلیسیا کو جماعتی اور خلوتی دعا کے طالبعلموں کیلئے کرنیکی نصیحت کریں۔

(۴) مناسب ہو کہ ستائش اور شکرگذاری اس کیلئے جو کچھ خدا نے کیا ہے کی جاوے۔

دنیا نے متحد دعا کی عجیب امکانیت کو ابتک نہیں سمجھا ہے ہمکو خداوند مسیح کے لاتبدیل وعدے کو یاد کرنا چاہئے کہ اگر دو شخص زمین پر ملکر کسی بات کیلئے دعا مانگیں وہ میرے باپ کیطرف سے جو آسمان پر ہے اُنکے لئے ہوگی۔ متی ۱۸: ۱۹۔

کارل فرائز میر مجلس۔ جون۔ آر۔ موٹ سکرٹری۔

مترجم خاکسار مسیح الدولہ۔

ضرورت

۴　　　　۴

ایک دیسی مسیحی لیڈی کی دہرہ دون کی لڑکیوں کے سکول کے لئے ضرورت ہے۔ نارمل سکول کی سند یافتہ کو ترجیح دی جاویگی۔ ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کرو۔

مس۔ ایس۔ ایم۔ ویری صاحبہ پرنسپل دہرہ گرلز اسکول۔

اشتہار

۲　　　　۲

احاطہ جنرل سٹور لاہور میں مورخہ ۷ مارچ ۱۸۹۸ء و ایام مابعد کو اسباب مفصلہ ذیل بذریعہ نیلام فروخت کیا جاویگا اور نیلام ہر روز صبح کے آٹھ بجے شروع ہوا کریگی تمام لاٹ یعنے اسباب خریدکردہ تاریخ فروخت سے اندر میعاد ایک ماہ کے اُٹھائے جانے چاہئے۔ ورنہ ڈیمرج یعنے ہرجانہ دینا پڑے گا اور بشرح ایک پائی فی من یومیہ کے حساب سے وصول کیا جائیگا۔

تفصیل اسباب

اسپات پرانے مشتمل بر ریل۔ ہال۔ ٹکڑے شہتیری و دیگر اقسام۔ لوہا پرانہ مشتمل بر ریل۔ پہیہ چادری ٹکڑے و دیگر اقسام وغیرہ پیتل پرانہ وغیرہ کئی ایک من ریتیاں کہنہ وغیرہ وغیرہ۔

جارج۔ ہائلی۔ چیف سٹورکیپر } لاہور
این۔ ڈبلیو۔ ریلوے۔ } ۱۴ جنوری ۱۸۹۸ء

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کرنیکے لیے پرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانیکی شرایط وغیرہ کی نسبت چیف سٹورکیپر۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور سے خط و کتابت کرو۔

ضرورت

۱　　　　۲

جلالپور مڈل سکول کیلئے ایک بائبل ٹیچر کی جو انگریزی بھی جانتا ہو ضرورت ہے۔ تنخواہ عـــہ سے وہ ۲۵ روپیہ تک حسب لیاقت دیجاویگی۔ نیز اُسی جگہ کے لئے ایک مناد کی ضرورت ہے جسکو علاوہ منادی کے مشن سکول میں پڑھانا بھی ہوگا۔ تنخواہ عہ سے عـــہ تک حسب لیاقت دیجاویگی۔

المشتہر

پادری۔ آر۔ ایم۔ پیٹرسن صاحب فری چرچ آف سکاٹلینڈ مشن

اشتہار۔ تین تین روپئے کی تین سکالرشپیں کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ میں اُن عیسائی طالبعلموں کو دیجاوینگی جنہوں نے مڈل کا امتحان پاس کیا ہو۔ المشتہر۔ پرنسپل بوائز بورڈنگ اسکول۔ لودیانہ۔